حضرت سیّدۂ عالمؑ کی معرکہ آرا تاریخی تقریر

مسجد نبوی میں مسلمانوں کو درس عبرت

بحر العلوم تاج العلماء مولانا سید علی محمد نقوی صاحبؒ ابن حضرت سلطان العلماء رضوان مآبؒ

(۱۲۱ر برس قبل ترجمہ کیا گیا)

یہ وہ معجز نما خطبہ جناب سیدہؐ کا ھے جسے متعدد طریقوں سے فاضل معتزلی نے نهج البلاغه کی شرح میں اور ابوبکر جوھری نے سقیفه کی کتاب اور عالموں نے سنیوں کی اور کتابوں میں ذکر کیاھے اور اس کا معنوی ترجمه یه ھے که حضرت فاطمہؐ کو جب ابوبکر کے ایکا کرنے کی اور اس بات کو ٹھان لینے کی که فدک کے باغ سے ان کی حق تلفی کریں سُن گُن ملی، تو انھوں نے اپنی اوڑھنی کا گھوپا مارا اور سر سے پائوں تک اپنے تئیں اپنے چادر پیچه میں خوب لپیٹا اور اپنی ھم جولیوں اور سھیلیوں اور عزیزوں اور خاندانی عورتوں اور لونڈیوں، باندیوں اور اسیلوں کے جھرمٹ میں مسجد کی طرف رُخ کیا که لٹاتی چلتی تھیں اپنے دامن کو اور الجھتی جاتی تھیں ان میں اور ھاں پھر بھی فرق نه کھاتی تھی ان کی چال پیمبرؐ کی چال سے بلکه ھو بھو وھی چال ڈھال تھی۔ یھاں تک که ابوبکر کے قریب پھونچیں اور وہ ھالی موالی جلاوطن (مهاجرین) اور حمایتیوں (انصار) کے حلقه میں (بیٹھے ھوئے تھے) پھر (انھوں نے) ان کے اور ان لوگوں کے بیچ میں ایک اُجلا پردہ تنوا دیا اور بعضے کھتے ھیں وہ قبطئی تھا یعنی السی کی چھال کا بنا ھوا، بھت ھی زرق برق، مصر کی بناوٹ اور سجاوٹ۔ پھر اس دُکھیا نے ایک ایسی ٹھنڈی سانس بھری که جس کی تاثیر سے وہ سب کے سب بلبلا اور تلملا کے ڈاڑھیں مار مار کر رونے لگے۔ پھر تھوڑی دیر تک چُپ رھیں یھاں تک که ان کا جوش وخروش دھیما ھوگیا۔ پھر فرمایا:۔

''اسی خدا کی تعریف سے پہل کرتی ہوں جو ہر طرح کی تعریف کے شایان ہے اور بخشش و بزرگی جس کی شان ہے۔ اُسی کی تعریف ہے اُن طرح طرح کی نعمتوں کے بدلے کہ جو اس نے عطا کی ہیں، اور اسی کا شکر ہے اُن بھلائیوں کے عوض کہ جو اس نے ہمارے دلوں میں ڈال دی ہیں، اور اسی کی ثنا ہے ان عام نعمتوں پر کہ جنھیں اس نے نت نیا بنایا ہے اور اُن کامل عنایتوں پر کہ جن کا اُس نے ہم سے اچھا سلوک فرمایا ہے اور نکھ سکھ (سراپا) سے اچھے احسانوں پر کہ جنھیں اس نے پیش کیا ہے اور حد سے زیادہ بڑھا دیا ہے، ان کی گنتی گننے میں کب آسکتی ہے۔ اور ان کی زیادتی سے کوئی زیادتی کب میل کھاسکتی ہے جن کی انتہا پہنچ سے باہر ہے۔ اور جن کی ادا میں دست و پاچہ خود شکر گزاری سراسر ہے، جن کے اُترنے کی آرزو میں خدا سے ساری خدائی سدا سے گڑگڑاتی اور گھگھیاتی ہے۔ اور جن میں کے عمدہ عمدہ احسانوں کا ہمیشہ سے آسرا لگاتی چلی آتی ہے۔ اور جن کی طرح کے اور احسانوں کی طرف لُبھانے کا خدا نے سب کو حکم

دیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ویسے ہی احسانوں کو سب پر لازم کیا ہے۔ اور گواہی دیتی ہوں اس بات کی کہ کوئی خدا نہیں مگر وہی خدا کہ جو یکتا ہے، اور جو اور کوئی دوسرا اپنا ساجھی نہیں رکھتا ہے۔ وہی بات کہ خدا نے نرا کھرا کر لینا جس کا خلاصہ ٹھہرایا ہے، اور دلوں کو جس کے صلہ دینے کا خود اپنے تئیں ضامن بنایا ہے اور جس کا مضمون عقل پر روشن فرمایا ہے۔ وہی خدا کہ آنکھوں کو جس کی دیکھ بھال کا امکان نہیں اور جس کی صفت کے بیان پر قادر کوئی زبان نہیں اور وہموں پر جس کے گھیر لینے کا گمان نہیں۔ جس نے سب چیزیں نئے سرے سے بنائیں، نہ کسی ایسے سے سیکھ کے جو اس سے پیشتر ہو اور اپنے ہی ادراک سے وہ ایجاد فرمائیں، بے پیچھا کئے ہوئے اس کے کہ جو اس سے بہتر ہو، اور نامزد کر دیا انھیں بے کسی ایسے فائدہ کے کہ جو خود اپنے لئے بڑھائے، بجز اس کے کہ وہ اپنے بوتے اور سکت کو ظاہر فرمائے اور اپنے بندوں کو اپنا فرماں بردار بنائے۔ اور اپنے فرماں برداروں کی عزت بڑھائے۔ پھر اس نے اپنے فرماں برداروں کے لئے ثواب بنایا اور نافرمانون کے لئے عذاب مقرر فرمایا۔ اپنے عذاب سے اپنے بندوں کے بچانے کے لئے اور اپنی جنت میں اُن کے دَل کے دَل روانہ فرمانے کے لئے۔ اور گواہی دیتی ہوں اس بات کی بھی کہ میرے باپ اور عبداللہ کے بیٹے محمدؐ اس کے بندے اور اسی کے پیک ہیں کہ ان کے بنانے سے پہلے ہی اس نے انھیں چُن لیا تھا اور پیمبری کا خلعت پہنانے سے پہلے ہی اس نے انھیں بہتر کر دیا تھا۔ اور اُن سے اپنی فرمایشوں کو جواب لینے سے آگے ہی اس نے پیمبری کو ان کے نامزد کیا تھا۔ اس وقت میں کہ جب ساری خدائی غیب کے پردوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اور بہت کڈھب تہلکوں میں پھنسی ہوئی تھی اور نیستی کی سرحدوں سے بڑھی ہوئی تھی۔ کاموں کے خوب ہی انجام جان کے اور زمانے کی افتادوں کے سر ہو کے اور قدرت کے موتی پہچان کے اور اپنا علم پورا اور اپنا حکم جاری کرنے کی مصلحت سے اس نے انھیں نبی بنایا اور اپنے حق کی مقداریں باندھنے کی حکمت سے انھیں پیمبری کا خلعت پہنایا۔ پھر انھوں نے یہاں آ کے سب اُمّتوں کو دیکھا۔۔۔۔۔ بتوں کی پوجا پتری کی لو لگائے ہوئے اور آگوں کے الاؤں کے اردگرد دھونی رمائے ہوئے اور خدا کو جان بوجھ کے اس کی طرف سے منھ پھرائے ہوئے۔ پھر اس نے میرے باپ کی وجہ سے اندھیروں کو اُجالا بنایا اور دلوں پر سے ان کے گھٹاٹوپوں کو ہٹایا اور آنکھوں پر سے ان کے جھپانوں کو اُٹھایا۔ پھر جب اس گھر دندے کے کڑاکوں سے ان کا دل اکتایا تو انھیں ان کی خوشی کے بموجب اپنے پاس بلایا اور اُن پر سے ان کے بوجھوں کو گرایا اور فرشتوں کے حلقے میں انھیں بٹھایا اور اپنی خوشنودی سے انھیں سرفراز فرمایا اور اپنے سایہ میں انھیں بسایا۔ تو اسی کی رحمت اس کی وحی کے امانت دار پر اور اس کی ساری خدائی کے اچھے سردار پر اور تمھیں تو، اے خدا کے بندو! اس کے حکموں اور مناہیوں کے علم دار، اور اس کی وحی و کتاب کے اُٹھانے والے ہو اور اپنی جانوں پر اس کے امانت دار اور اپنے اردگرد کے جتھوں تک اس کے پہنچانے والے ہو۔ اور تم میں خدا کا وہ عہد ہے جو اس نے تم سے سب سے پہلے لیا ہے۔ اور کچھ بچی کھچی کھُرچن ہے جسے اس نے تم میں چھوڑ دیا ہے۔ اس کی وہی کتاب کہ جس کی بصیرتیں

نمایاں ہیں اور جس کی آیتوں کے راز سراسر عیاں ہیں، جو ہم لوگوں میں ایک بہت صریح دلیل اور برہان ہے، جس کے ظاہری مضمون بہت صاف ہیں، اور صریح حکم نہایت شفاف ہیں جس کے قابل رشک ہونے کی بات سدا کے لئے مقرر فرمادی ہے اور جس کی پیروی بہشت تک پہنچانے والی بنادی ہے۔ اور جس کی شنوائی نجات سے بڑھا دینے والی فرمادی ہے، جس سے خدا کی ہر روشن دلیل نمودار ہے، اور جس میں نصیحتوں کی بہت تکرار ہے، جس کے مناہیوں سے حذر کا مقام ہے، اور جس کا ہر ایک حکم شافی وکافی لا کلام ہے۔ جس کی چمک دمک دلوں کے زنگ میں جلا دیتی ہے، جس کے فقروں کی برکت ہر دکھی بیماری سے شفا دیتی ہے۔ جس کی شرعیں بندھی ہوئی ہیں، جس کی اجازتیں خدا کی درگاہ سے بخشی ہوئی ہیں۔ چنانچہ خدا نے واجب کیا ایمان ساجھی ٹھہرانے سے تمہیں پاک بنانے کے لئے ------ اور نماز تمہیں تکبّر اور سرکشی سے بچانے کے لئے --- اور زکوٰۃ تمہاری روزی بڑھانے کے لئے ---- اور روزے تمہاری یک رنگی ظاہر فرمانے کے لئے -- اور حج تمہیں دین کا ڈھرّا دکھانے کے لئے ----- اور انصاف خدا سے دلوں کا ڈر کھلوانے کے لئے ---- اور ہماری تابع داری، اس امت کا نظام بٹھانے کے لئے ------- اور ہماری پیشوائی، تمھاری پھوٹ کھوانے کے لئے ---- اور جہاد اسلام کی عزت بڑھانے کے لئے ------ اور صبر، دعا کے برآنے میں مدد پہنچانے کے لئے اور بھلائی کا حکم، سب کی عام بھلائی منانے کے لئے ---- اور ماں باپ سے نیکی خدا کے غضب سے ڈرانے کے لئے ------ اور

کنبہ پروری عمر اور جتھے کو بڑھانے کے لئے ------ اور قصاص خوں ریزیوں سے دَھرانے (روکنے) کے لئے ----------- اور نذروں پر وفا بخشش کی طرف قدم اٹھوانے اور رحمت کے آگے قدم بڑھوانے کے لئے ------ اور بھرپور تول ناپ کھوٹ اور مہنگی کے مٹانے کے لئے ------ اور پردہ داروں کی تہمتوں سے بچنا پھٹکار سے چھٹکارا پانے کے لئے ------ اور شرابوں سے بچنا سُتھرائی ہاتھ آنے کے لئے ------ اور چوری سے بچنا پاک دامنی کا پابند بنانے کے لئے ------ اور یتیموں کے لئے پونجی چکھ (چٹ) جانے اور لے بھاگنے سے بچنا اُن بے چاروں سے ظلم کے ہٹانے کے لئے ------ اور انصاف کا حکم لگانا رعیت سے الفت جتانے کے لئے ------ اور شرک سے گھن خدا ہی کی نری کھری خدائی کا اعتقاد دلانے کے لئے۔ تو خدا ہی سے ڈرو اور اس کے حکموں کی تابع داری کرو۔ کہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ خدا سے ڈرتے ہیں اس کے بندوں میں سے واقف کار اور میں محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ پھر نئے سرے سے تم سے کہتی ہوں اور کوئی فضول یا بے ہودہ بات نہیں کہتی کہ بے شک تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک ایسا پیک آیا ہے کہ بہت دوبھر ہیں اس پر وہ مصیبتیں کہ جنھیں تم جھیلتے ہو، گدھیا ہے تمھارا، ایمان داروں پر بڑا مہربان اور ترس کھانے والا ہے۔ پھر اگر تم اُسے ڈھونڈو گے تو اسے میرا ہی باپ پاؤ گے، نہ اپنی عورتوں کا اور میری ہی چچا یعنی دادا کے بھائی کے بیٹے کا چہیتا بھائی، نہ اپنے مردوں کا۔ پھر اس نے تو حد پر پہنچا دیا تمھارا سمجھانا بجھانا اور خدا کے غضب سے تمہیں دھمکانا ڈرانا، اور وہی تو سہ گیا

پیمبری کا دردسر، کافروں کی پکھ ڈنڈی سے کترا کترا کے، اور ان کے پہلوؤں اور پٹھوں پر تنبیہ کی قمچیاں اور چابک لگا لگا کے، اور ان کے غصے اور بدمزاجیاں اُٹھا اُٹھا کے، اور اچھی نصیحت اور بڑی دانائی سے انھیں خدا کے سیدھے ڈھرے کی طرف بلا بلا کے، اور سنگدلوں کے بتوں کو چکنا چور فرما فرما کے، اور سرکشوں کی کھوپڑیوں کے پرخچے اُڑا اُڑا کے، یہاں تک کہ تتر بتر ہو گئے جمگھٹوں کے دَل کے دَل، اور پھٹ گئے دل بادل، اور گھونگھٹ کھا گئے مُنھ موڑ موڑ کے، اور پیٹھ پھیر دی رن کا کھیت چھوڑ چھوڑ کے، اور رات کی پو پھٹ کے نور کا تڑکا نکل آیا۔ اور جھل جھل اور جگر جگر کر کے بڑی چمک دمک سے حق کا سورج جگمگایا اور دین کے حمایتیوں کے زبانیں قینچی کی طرح تڑتڑ چلنے لگیں۔ یعنی اُن کا طوطی بولا اور بہتوں کی باتوں کی جو جھڑ بندھی ہوئی تھی وہ سلسلہ ایسا بند ہوا کہ پھر ان میں سے کسی نے زبان کو نہ کھولا، بلکہ اخیر کو وہ خود بھی دم بھرنے لگے اور کلمہ پڑھنے لگے انھیں نور کے لوگوں کا جن سے خدا نے ناپاکی کو بہت دور ہٹا لیا تھا، اور جنھیں اس نے گناہوں کی میل کچیل سے دھو دھلا کے چندن کی طرح صاف ستھرا بنا دیا تھا۔ اور کچھ تمھیں وہ اپنی اگلی گت بھی یاد ہے کہ تم دہکتی ہوئی آگ کی کھائی اور بھٹی کے کنارے اور کراری کی لب پر تھے کہ اب گرے اور اب گرے، گویا کہ تم پانی کا ایک گھونٹ تھے کہ جو تمھیں پا جائے تو جھپ سے چڑھا جائے اور اُٹھائی گیروں کی کوند کہ تم میں سے جو کوئی کسی لے لے بھگوے بردہ فروش (غلام بیچنے والے) کے ہاتھ آئے تو وہ اسے باند (بندہ) غلام بنائے۔ اور آگ کی ایک چنگاری کہ جلد باز نے اسے لیا دیا۔ اور چلتا دھندا کیا، بڑی بڑی ذلتیں

سہتے تھے، کمینوں کی لت مردن میں پڑے رہے تھے، اونٹوں کی چھلوں کا گھنونا پانی ڈھکوسے جاتے تھے، بکریوں کی کھالوں کی سوکھی کھڑنک چرنڈی مرنڈی بکر بکر چباتے تھے، ہر چیز کو طبیعت ترستی تھی۔ منہ پر پڑی پھٹکار برستی تھی، ذرا ذرا سی بات پر گھگھیاتے تھے، ادنیٰ ادنیٰ سے گڑگڑاتے تھے اس ڈر کے مارے کہ تمھیں تمہارے ارد گرد کے لوگ اچک نہ لے بھاگیں، سہمے جاتے تھے۔ پھر خدا نے اپنیپیلکو جب تمہارا حمایتی بنایا، تو تم نے ان سب خرخشوں (بکھیڑوں) سے چھٹکارا پایا۔ بعد اس کے کہ بڑے بڑے ہیکڑوں کے ہاتھ تمہاری طرف بڑھ گئے تھے، اور تم بڑے بڑے غریب آزاروں کے ہتھے چڑھ گئے تھے، عرب کے بڑے بڑے بھیڑیے تمھیں اپنے پنجوں میں پھانسے ہوئے تھے، اور بڑے بڑے شورے پشت (جھگڑالو) کتاب والے تمھیں پیچ میں گانسے ہوئے تھے۔ یعنی دشمنوں میں تم تو ایسے تنہا اور حقیر و ناتواں تھے کہ بتیس دانتوں میں گویا زبان تھے۔ یہاں تک کہ پھر تو جب کبھی انھوں نے لڑائی کی آگ بھڑکائی تو ہمارے ہی طفیل سے خدا نے تم پر وہ بجھائی۔ اور جب کسی گمراہی کا سینگ ابھر آتا تھا یا بت پرستوں میں کا کوئی ناگ تمہارے ڈسنے کو منہ بڑھاتا تھا، تو ہر دفعہ وہ حضرتؐ تمھیں تو بچا لیتے تھے اور اپنے ہی بھائی کو اس کے منہ میں جھونک دیتے تھے۔ اور وہ بھی کبھی خالی پھر کے نہ آئے تھے، جب تک اس کا پھن اپنے تلوؤں کی تلے روند کے اور مل دل کے خاک میں نہ ملاتے تھے، اور جب تک کہ اس دھڑ دھڑ جلتی ہوئی آگ کی لپک اپنی آبدار سروہی دھار سے نہ بجھاتے تھے، اور جب تک راہ خدا میں

تھک کے بالکل شل نہ ہوجاتے تھے۔ اور تم سب تو یوں ہی چین سے پڑے باتیں بناتے تھے اور ادھر کی خبریں سنتے سناتے تھے، اور لڑائی بھڑائی کے وقت ہچر مچر لگاتے تھے۔ اور کٹھن وقت پر سر پر پاؤں رکھ کے بھاگ جاتے تھے۔ پھر جب حضرتؐ کو یہاں سے کوچ بھایا، اور خدا نے بھی اسی کو ان کے لئے پسند فرمایا، اور انھوں نے اگلے پیکوں کے پچھلے گھر کی طرف منھ موڑا اور خدا نے بھی جو ان سے وعدہ کیا تھا اسے ادھورا نہ چھوڑا۔ لو مدتوں سے دلوں میں جو درار کا کانٹا کھٹک رہا تھا، اور برسوں سے بروں کا کلیجہ جس سے تپک رہا تھا، وہی آخر کو اوپروار ابھر آیا اور اسی نے دین کی چادر کو چھدرایا۔ اور نموہوں نے اپنے دلوں کے دفتر اگل ڈالے۔ اور پھٹکار زدہ رُندھے ہوئے لوگوں نے اپنے اپنے پیٹ سے پاؤں نکالے اور کفر کا بے مہار شتر تمہاری انگنائیوں میں بلبلا بلبلا کے چکپھیریاں کھانے لگا اور نیا شتر غمزہ دکھانے لگا۔ پھر تو یہ تماشا دیکھنے کو شیطان نے بھی گریباں سے منھ اُٹھا کے اپنا سر اُبھارا۔ اور للکار کے تمہیں زور سے پکارا، تو تمہیں اپنی ہانک پکار کا سننے والا دھیان میں لایا، اور تمہیں اپنی عزت کا پاس کرنے والا پایا، اور جب اس نے تمہیں اپنی اپنی جگہ سے اٹھوایا تو اپنی تابعداری میں بہت ترت پھرت پایا اور جونہی تمہیں اس نے اکسایا تو وہیں تمہیں غصہ میں جڑ بڑ اور تن بھن پایا۔ حالاں کہ ہم پر تو نئی نئی مصیبت پڑی تھی اور ہمارے دلوں کو ایذا بہت بڑی تھی۔ صدموں نے ہمارے کلیجوں میں زخم ڈالے تھے اور ہمارے دلوں کے گھاؤ بالکل آلے تھے۔ اور ان کے بھرنے کا کہیں نام نہ تھا اور ان گھائل دلوں کو چین اور آرام سے کچھ کام نہ تھا۔ لیکن تم نے

اور (دوسرے) کا اونٹ اپنے نام سے دغوایا (نشان لگوایا)، اور غیر گھاٹ سے پانی پلوایا 'پیک' کو تو بے دفن و کفن ڈالا اور لب جھپ کر کے ہر طرح سے اپنا ہی مطلب نکالا۔ اپنے دھیان میں تو فساد سے ڈرے اور بے ساختہ خود سے اس میں جا پڑے۔ اور بے شک جہنم تو گھیرے ہوئے ہے کافروں کو، بھلا تم کہاں کیا دھیان لاتے ہو اور کدھر بھٹکے جاتے ہو۔ حالاں کہ تم میں وہ خدا کی کتاب ہے کہ جس کی لازم حق برقرار ہیں اور جس کی دلیلیں بہت روشن اور آشکار ہیں، جس کے طریقے بڑے چمک دمک سے نمودار ہیں، جس کی مناہیاں بہت صاف ہیں اور جس کے حکم نہایت شفاف ہیں۔ تو کیا تمہیں اسی سے نفرت کا خیال خام ہے۔ تو ظالموں کے اس پھیر بدل کا کیا ہی بُرا انجام ہے اور جو کوئی ڈھونڈھے گا اسلام کے سوا اور کوئی دین تو ہرگز وہ قبول نہ کیا جائے گا اس سے، اور وہ انجام میں گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ پھر تم نے اس کی آس لگائی کہ کسی نہ کسی طرح سے تو یہ سواری تمہیں راس آئے اور کسی حیلہ سے تو اس کی بھڑک کم ہوجائے۔ یعنی اس بے بنیاد راج کی نیو تو کسی طرح مضبوطی پائے حالاں کہ تم دودھ کو نہیں پی جاتے تھے، بلکہ اس کے دھوکے میں چھین کا قدحہ چڑھاتے تھے۔ یعنی تمہارا ظاہر و باطن ایک نہ تھا۔ اس سے تمہارا انجام نیک نہ تھا۔ زبان سے تو اسلام کی ترقی کا نام لیتے تھے۔ اور حقیقت میں اس کی جڑ کو مسمار کئے دیتے تھے۔ اسلام کی کب ترقی کی تھی۔ کفر ہی کو سراسر رونق دی تھی اور ہم تو ایسی حیرت میں تھے کہ جیسے کسی کی چھری یا چاقو کو توڑ ڈالا جائے اور وہ بے بسی کے سوا اور کچھ چارہ نہ پائے، مفت کا صدمہ سہے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے یوں ہی بیٹھا رہے۔ پھر تم تو

وہی لوگ ہو کہ میرا کوئی حق ہی نہیں تمہارے گمان میں، اور میں بالکل محروم ہوں اپنے باپ کے حصے سے تمہارے دھیان میں۔ تو کیا کوئی نیا دین تم نے ایجاد کیا ہے؟ اور خدا کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ حالاں کہ اس میں خود خدا نے فرمایا کہ وارث ہو سلیمانؑ داؤدؑ کا۔ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ کے حال میں زکریاؑ کی زبانی دُہرایا کہ الٰہی دے ڈال تو مجھے اپنی طرف سے ایک ایسا والی وارث کہ وہ میرا وارث ہو اور یعقوبؑ کے کل گھرانے کا بھی وارث ہو اور بنا اسے اپنی پسند پر۔ اور فرمایا کہ خدا تمہیں تمہاری اولاد کی بابت یہ وصیت کرتا ہے کہ دو عورتوں کے برابر ایک مرد کا حصّہ ہے۔ اور یہ بھی ذکر آیا ہے کہ قریبی رشتہ داروں سے بعض کو ترجیح ہے بعضوں سے خدا کی کتاب میں، اور تمہاری یہ تجویز ہے کہ باپ کے مال سے میں کچھ بھی نہ پاؤں گی، بالکل محروم رہ جاؤں گی۔ تو پھر کیا خدا نے کسی آیت میں کوئی ایسا حکم کیا ہے کہ جس سے میرے باپ کو الگ کر دیا ہے یا تمہارا یہ مطلب ہے کہ دو مذہب کے لوگ آپس میں میراث نہیں پاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے حصے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یا قرآن کے کسی خاص یا عام حکم سے تم اپنے تئیں میرے والد سے زیادہ واقف پاتے ہو۔ یا قرآن کو چھوڑ چھاڑ کر تم نادانی کا حکم ڈھونڈھنے جاتے ہو۔ حالاں کہ خدا سے بڑھ کے کون حکم لگانے والا ہے اس جتھے کے لئے جو باور کریں۔ اے ہے قبیلے والوں! کیا میں بالکل حصہ نہ پاؤں۔ اور اپنے باپ کے حق سے ناحق محروم رہ جاؤں۔ ارے او۔۔۔ کے جائی! کیا یہ خدا کی کتاب میں ہے کہ تو تو اپنے باوا کا حصہ بخرا پائے اور میرے باپ کا حق مجھ دُکھیا کے ہاتھ نہ آئے۔ تو نے تو حق سے منھ موڑا ہے اور خدا پر بڑا افترا جوڑا ہے۔ پھر دولت کی سانڈنی تو خود سے تیرے پاس چلی آئی ہے مہار پہنے ہوئے، لدی پھندی، کسی کسائی، سجی سجائی ہے۔ اس پر ہاتھ پھیر کر کے اُسے کھینچ لے جا۔ اور قیامت کو اس زبردستی کا مزا اُٹھا جس دن خدا کیا ہی اچھا انصاف چکانے والا سرپنچ ہوگا اور جب خود پیمبرؐ دعویٰ فرمائیں گے۔ اور وعدہ کے دن قیامت کی بھری کچہری میں آئیں گے۔ اور اسی گھڑی تو بے حق کرنے والے گھاٹا اُٹھائیں گے۔ اور ہر خبر کا ایک ٹھہراؤ ہے اور بہت جلد جان جاؤ گے کہ کس پر آجاتا ہے وہ عذاب کہ جو رُسوا کر دیتا ہے اسے اور کس میں پیر جاتا ہے سدا کا عذاب''

پھر حضرتؐ کی قبر کی طرف رُخ فرمایا۔ اور اثاثہ کی بیٹی ہندہ کا قطعہ زبان مبارک پر آیا جس کے مضمون کے قریب قریب یہ قطعہ ھے

بعد آپ کے جو خلق میں پیدا ہوئے فتنے
وہ سامنے حضرت کے کبھی ہوتے نہ برپا
ہم ڈھونڈھتے ہیں آپ کو اس طرح سے کھو کر
پانی کی ہو جس طرح زمین کال میں گدھیا
بے آپ کے اس قوم میں ہیں پڑ گئے رخنے
مجھ دُکھ کی ستائی سے جہاں پھر گیا سارا
حضرت کے نواسے ہیں مصیبت میں گرفتار
اور آپ کی بیٹی پہ فلک غم کا ہے ٹوٹا
پھیلاؤ زمیں بھر کا ہوا تنگ ہے مجھ پر
اک آن بھی دنیا میں نہیں زیست گوارا
موت آتی جو اس دل جلی کو آپ سے پہلے
یہ میرا برا درجہ کبھی آج نہ ہوتا

گھیرے ہوئے دشمن ہیں ہمیں چاروں طرف سے
کچھ قدر ہماری ہے نہ کچھ اپنا ہے رُتبا
ہر شخص کو حاصل ہے تمنا ہے جو اس کی
لیکن مرا حصہ مجھے ہرگز نہیں ملتا
حق چھین کے ہر طرح ستاتے ہیں یہ ہم کو
حضرت کے نہ ہونے سے ہوا ہے یہ دھاڑا
مدت کی چھپی بیر کی لوگوں نے ہے ظاہر
جنت میں کیا آپ نے جس دن سے ہے ڈیرا
نازل ہوا کرتی تھیں سدا آیتیں گھر میں
ہر وقت فرشتوں کا رہا کرتا تھا رمنا
چھٹکی ہوئی تھی چاروں طرف چاندنی جس کے
نظروں سے مری چھپ گیا وہ چاند سا مکھڑا
جو مجھ پہ مصیبت ہے کسی پر وہ مصیبت
ہرگز نہ پڑی ہوگی مگر کچھ نہیں شکوہ
رونے ہی میں کٹ جائیں گے سب عمر کے دن رات
اور آنسو بہانے سے سدا کام رہے گا

راوی کہتا ہے کہ پھر کبھی میں نے نہ تو ویسا مردوں کو بلبلاتے پایا۔ اور نہ کوئی ویسا مجمع عورتوں کو پچھاڑیں کھاتے مجھے نظر آیا۔ پھر وہ دُکھیا وہاں سے کترا کے اور حمایتیوں (انصار) کی مسجد میں جاکے فرمانے لگیں کہ:

اے سورما بہادروں! اور اے حق کے یاوروں! تم ہی نے تو اس ملت کی نیو جمائی ہے اور تمہارے ہی پال پوس سے اسلام نے یہ باڑھ پائی ہے۔ پھر میری مدد اور حمایت میں کیوں نہیں چستی ہے اور مجھ سے ظلم ہٹانے میں کیوں غفلت اور سستی ہے۔ کیا پیمبرؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کوئی کسی سے نیک سلوک چاہے تو وہ اس کے بعد نیکی کو اس کی اولاد سے نبا ہے۔ کیا ہی جلد تم نے اپنے دل سے نئے نئے ایجاد کئے۔ اور کس لپ جھپ سے تم نے اپنے سب گُن ظاہر کر دیے آج خدا کا پیکؐ موا کہ اس کا دین برباد ہوا۔ قسم ہے کہ پیمبرؐ کی موت بڑی مصیبت ہے اور غضب کی آفت ہے، کہ جس سے ساری خدائی نے نقصان اُٹھایا ہے اور جس کا ضرر سب پر چھایا ہے، جس سے دنیا اندھیر ہوئی ہے اور بندھی مٹھی کھلی ہے کہ اب اس کا باندھنے والا کہاں سے ہاتھ آئے کہ پھر وہ اسی طرح سے بندھ جائے، اور جس سے پہاڑ لرز رہے ہیں اور نیک بندوں نے جس کے جانکاہ صدمے سہے ہیں، اور جس نے سب تمناؤں اور آرزوؤں کو مٹایا ہے، جس نے نبوت کے آباد گھر کو سنسان اور اُجاڑ بنایا ہے، جس نے اس گھر والوں کو تباہ کیا ہے اور ان کی عزت وآبرو کو کھو دیا ہے، جس نے ہمیں بے چینی دی ہے اور ہماری بے پردگی کی ہے۔ اور یہ وہی تو افتاد ہے کہ خدا کی کتاب نے ہانکے پکارے جس کی خبر دے دی تھی۔ اور جو تمہیں تمہارے پیک کی بابت اور تم سے پہلے اگلے پیکوں میں ظاہر ہو چکی تھی۔ چنانچہ اُن حضرتؐ کے انتقال سے پہلے ہی اس سنانی کو سنایا تھا اور ان کی وفات سے آگے ہی فرمایا تھا کہ:

نہیں ہے محمدؐ مگر ایک پیک کہ گزر چکے ہیں اس سے پہلے بہت پیک۔ پھر کیا اگر وہ خود سے مرجائے گا یا مارڈالا جائے گا تو تم اپنی ایڑیوں کے بھل اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤگے اور جو اپنے الٹے پاؤں پلٹ جائے گا تو وہ خدا کو کچھ بھی ضرر نہ پھونچا سکے گا۔ اور وہ شکر گزاروں کو بہت جلد جزا دے گا۔

کیوں اے قبیلے والو! کیا اس میں تمہاری خوشی ہے کہ میرا حصہ ہضم کرلیا جائے اور تم سب موجود ہو پھر تم سے میری حمایت ظہور میں نہ آئے، حالانکہ میری ہانک پکار تم پر چھائی اور میری خبر تم تک پہونچائی، حالاں کہ تم مجھ بے کس کی مدد کر سکتے ہو۔ اور گھر بار شان شوکت جتھا سب کچھ رکھتے ہو۔ حالاں کہ تم وہی چُنندہ لوگ تو ہو جنھیں خدا نے ہماری مدد کے لئے چن لیا تھا اور ہمارا حمایتی بنا دیا تھا۔ تمہیں تو ہمارے لئے بڑی بڑی سختیاں جھیل گئے۔ سب عربوں سے لڑ کے جانوں پر کھیل گئے۔ کبھی ہمارے خلاف نہ کیا۔ بڑی بڑی گھٹاٹوپوں کو کھول دیا۔ ہم جو جو حکم دیتے تھے تو تم دل سے انھیں مان لیتے تھے یہاں تک کہ تمہیں اس کے نتیجے میں بڑی راحت ملی۔ اور تمہارے ہی نام پر اسلام کی چکّی چلی۔ اور تمہارے دم کے لئے شہروں شہروں نعمتوں کی ایسی کثرت رہی کہ جا بجا سے دودھ کے سوت بہے اور خدا نے لڑائی کی آگ کو بجھایا۔ اور شرک کے اُبال کو بٹھایا۔ اور ٹیڑھی راہ کی ہانک پکار کو بند فرمایا اور دین کا خوب ہی انتظام کیا۔ اور کفر کا بالکل کام تمام کیا۔ پھر تم آگے بڑھ کے کیوں پیچھے ہٹے جاتے ہو۔ اور بہادری کے بعد نامردی کا کیوں دھیان لاتے ہو؟ ایسے جتّھے سے کہ جنھوں نے اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے اعتقاد میں طعنے دینے لگے۔ تو کفر کے پیشواؤں کو مار لو کہ انھیں تو کچھ اعتقاد ہی نہیں شاید کہ وہ باز آجائیں، کیا تم ان لوگوں سے نہ لڑو گے کہ جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور پیمبر کا نکال باہر کر دینا دل سے ٹھان لیا۔ اور خود آپ ہی پہل کی۔ تم سے پہلی بار یعنی پہلے چھیڑ چھاڑ نہیں کی تھی تو کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ تو خدا زیادہ شایاں ہے اس کے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔ لیکن میں تو دیکھتی ہوں کہ بے غیرتی ہی پر تم نے اپنی طبیعت جمادی ہے اور حق کی مدد سے سستی ہی اختیار کر لی ہے اور جو کچھ نگل گئے تھے وہ سب اُگل کے رد کیا ہے۔ اور جو تمہیں بے غیرت ہو کے بچ گیا تھا اسے بھی روک دیا ہے۔ پھر اگر کافر ہو جاؤ گے تم اور جو جو زمین پر ہیں تو بھی تو خدا بکھانا ہوا لاپروا ہے۔ یہ سب میں نے کہنے کو تو کہا لیکن یہ خوب سمجھ کے کہ میری بربادی کی فکر نے تمہاری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور تم نے ہمارا بر چھاتر چھا کے اور بے کار کر کے ہمیں بالکل مجبور کیا ہے۔ اور تمہیں اعتقاد کہاں ہے؟ پھر تم سے مدد کا کب گمان ہے؟ لیکن یہ تو دل کی ایک بھڑاس تھی کہ منھ تک آئی۔ اور ایک اوکتا پاچی تھی کہ جھنجھلاہٹ نے دکھائی اور جھوٹے کو منزل تک پہنچانا تھا کہ جسے بے ساختہ طبیعت زبان پر لائی، نہیں تو دولت کی سانڈنی تو تمہاری آگے ہی کھڑی ہوئی ہے۔ مگر وہ بالکل ڈانگر ہے اور اس کی پیٹھ لگی ہوئی ہے اور چل پھر دوڑ دھوپ نے اس کے پاؤں کے تلے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے۔ اور خدا نے اُسے تمہارے حق میں کلنک کا ٹیکا بنا دیا ہے۔ اور وہ بھڑی ہوئی ہے خدا کی اس آگ سے کہ جو دھڑ دھڑ جل رہی ہے، اور جو قابو پائے گی سنگ دلوں کے دلوں پر کہ وہ تو انھیں پر تیغا کر دی گئی ہے۔ اور تم گُن کرتے ہو تو خدا تو اُسے دیکھ رہا ہے پھر وہ اس سے چھپ کے کہاں جاتے ہیں اور بہت جلد جان جائیں گے ظالم کہ کس انجام کی طرف وہ پلٹا کھاتے ہیں اور میں تو اسی کی بیٹی ہوں کہ جو تمہارا سمجھانے بجھانے والا تھا اور جو تمہیں عذاب سے ڈرانے والا تھا۔ پھر جو چاہو سو کر گزرو کہ ہم بھی کچھ کام کرنے والے ہیں اور آسرے میں بیٹھو کہ ہم بھی آس لگانے والے ہیں۔

☆☆☆